سوال

(32) نماز عید کے بعد "تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَ مِنْکُمْ" کہنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نماز عید کے بعد ایک دوسرے کو "تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَ مِنْکُمْ" کہنا ثابت ہے؟ (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس بارے میں دو مرفوع روایتیں مروی ہیں:

1۔ سیدنا واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب روایت

الکامل لابن عدی ج 6 ص 2274، دوسرا نسخہ 524/7 وقال: "ھذا منکر۔۔۔" المجروحین لابن حبان 2/301 دوسرا نسخہ 2/319 السنن الکبریٰ للبیہقی 3/319 العلل المتناہیہ لابن الجوزی 1/476 ح 811 وقال: "ھذا حدیث لا یصح۔۔۔" التدوین فی اخبار قزوین 1/342 ابو بکر الازدی الموصلی فی حدیثہ ق 3/2 بحوالہ سلسلة الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی 12/385۔386 ح 5666)

یہ روایت محمد بن ابراہیم بن العلاء الشامی کی وجہ سے موضوع ہے۔ محمد بن ابراہیم: مذکور کے بارے میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کذاب (سوالات البرقانی للدارقطنی 423:)

حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: وہ شامیوں پر حدیث گھڑتا تھا۔ (المجروحین 2/301 دوسرا نسخہ 2/319)

صاحب المستدرک حافظ حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس نے ولید بن مسلم اور سوید بن عبد العزیز سے موضوع حدیثیں بیان کیں۔ (المدخل الی الصحیح ص 208 ت 191)

2۔ سیدنا عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب روایت

(السنن الکبریٰ للبیہقی 3/319،320 امالی ابن شمعون: 277 المجروحین لابن حبان 2/149) دوسرا نسخہ 2/133 بعلل المتناہیہ 2/57۔58 ح 900

وقال : "ھذا حدیث لیس بصحیح "تاریخ دمشق لابن عساکر 36/69)

اس کے راوی عبدالخالق بن زید بن واقد کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

"منکر الحدیث" (کتاب الضعفاء للبخاری بتحقیقی : 244)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں جسے منکر الحدیث کہوں تو میں اُس سے روایت بیان کرنے کا قائل نہیں ہوں ۔ (التاریخ الاوسط 2/107 دوسرا نسخہ بامش التاریخ الاوسط 3/582)

معلوم ہوا کہ یہ روایت سخت ضعیف ہے ۔ دوسرے یہ کہ یہ مکحول اور سیدنا عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان واسطہ نہ ہونے کی وجہ سے منقطع بھی ہے ۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو سند کے لحاظ سے ضعیف قرار دیا ہے ۔ (دیکھئے فتح الباری 2/446 تحت ح952)

ان مردود روایات کے بعد اب بعض آثار کی تحقیق درج ذیل ہے :

1۔ طحاوی نے کہا :

"قال الطحاوي في مختصر اختلاف العلماء : وحدثنا يحيى بن عثمان قال حدثنا نعيم قال حدثنا محمد بن حرب عن محمد بن زياد الألهاني قال : كنا نأتي أبا أمامة وواثلة بن الأسقع في الفطر والأضحى ونقول لهما : قبل الله منا ومنكم فيقولان : ومنا ومنكم "

"محمد بن زیاد الالہانی (ابوسفیان الحمصی : ثقہ) سے روایت ہے کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں ابو امامہ اور واثلہ بن اسقع (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس جاتے تو کہتے :

"تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَ مِنْکُمْ"

"اللہ ہمارے اور تمہارے (اعمال) قبول فرمائے ، پھر وہ دونوں جواب دیتے : اور تمہارے بھی ، اور تمہارے بھی ۔ (مختصر اختلاف الفقہاء للطحاوی اختصار الجصاص 4/385 وسندہ حسن)

اس سند میں یحییٰ بن عثمان بن صالح اور نعیم بن حماد دونوں جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے حسن الحدیث تھے اور باقی سند صحیح ہے ۔

اس روایت کو ابن الترکمانی نے بغیر کسی حوالے کے نقل کر کے "حدیث جید" کہا اور احمد بن حنبل سے اس کی سند کا جید ہونا نقل کیا ہے ۔ دیکھئے الجواہر النقی (3/319-320)

2۔ قاضی حسین بن اسماعیل المحاملی نے کہا :

"عن جبير بن نفير قال : كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا التقوا يوم العيد يقول بعضهم لبعض : تقبل الله منا ومنك"

جبیر بن نفیر (رحمۃ اللہ تابعی) سے روایت ہے کہ نب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ عید کے دن ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تو ایک دوسرے کو "تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَ مِنْکُمْ" کہتے تھے ۔

(الجزء الثانی من کتاب صلوۃ العیدین مخطوط مصور ص 22 ب وسندہ حسن)

اس روایت کی سند حسن ہے اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے۔ دیکھئے فتح الباری (2/446 تحت ح952)

3۔ صفوان بن عمرو السکسکی (ثقہ) سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن بسر المازنی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خالد بن معدان (رحمۃ اللہ علیہ) راشد بن سعد (رحمۃ اللہ علیہ) عبدالرحمان بن جبیر بن نفیر (رحمۃ اللہ علیہ) اور عبدالرحمان بن عائذ (رحمۃ اللہ علیہ) وغیرہم شیوخ کو دیکھا وہ عید میں ایک دوسرے کو "تَقبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَ مِنکُم" کہتے تھے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر 26/106 ترجمہ صفوان بن عمرو وسندہ حسن)

4۔ علی بن ثابت الجزری رحمۃ اللہ علیہ (صدوق حسن الحدیث) نے کہا: میں نے (امام) مالک بن انس (رحمۃ اللہ علیہ) سے عید کے دن لوگوں کے "تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَ مِنکُم" کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: ہمارے ہاں (مدینے میں) اسی پر عمل جاری ہے، ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ (کتاب الثقات لابن حبان ج9ص90 وسندہ حسن)

5۔ امام شعبہ بن الحجاج رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھے عید کے دن یونس بن عبید ملے تو کہا: "تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَ مِنکُم" (کتاب الدعا للطبرانی ج2ص1334ح929 وسندہ حسن)

اس روایت کے راوی حسن بن علی العمری اُن روایات میں صدوق حسن الحدیث تھے، جن میں اُن پر انکار نہیں کیا گیا تھا اور اس روایت میں بھی اُن پر انکار ثابت نہیں ہے۔ نیز دیکھئے لسان المیزان بحاشیتی (ج2ص414۔415)

6۔ طحاوی نے اپنے استاذوں اور معاصرین بکار بن قتیبہ، امام مزنی، یونس بن عبدالاعلیٰ اور ابوجعفر بن ابی عمران کے بارے میں کہا کہ جب انھیں عید کی مبارکباد دی جاتی تو وہ اسی طرح جواب دیتے تھے۔ (مختصر اختلاف العلماء ج4ص385)

ان آثار سے معلوم ہوا کہ عید کے دن ایک دوسرے کو "تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَ مِنکُم" کہنا (اور مبارکباد دینا) جائز ہے۔ (31/اکتوبر 2009ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد3۔ نماز سے متعلق مسائل۔ صفحہ118

محدث فتویٰ